بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

الْحَمْدُ لِلّٰـــهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَالصّلوٰةُ عَلٰی سَیدِنَا مُحمّد سَیدِ المرسَلِینَ
وَعَلٰی اٰله الطّاهِرِینَ وَاَصحَابِه الطّیبّینَ وَ مُتبعِیه اِلیٰ یوم الدّینَ
امّا بَعد

فقیر محمد عبد القدیر صدیقی قادری اہل دانش وارباب بینش کی عالی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اشیاء کی حقیقتوں کو جس طرح کہ وہ ہیں طاقت بشری کے موافق جاننا "حکمت" ہے۔ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا،(البقرۃ:۲۶۹)۔

اقسام حکماء: ان حقائق کی تحقیق و تدقیق کرنے والے چار قسم کے ہیں۔(۱) صوفی (۲) اشراقی یا تھیوسوفسٹ (۳) متکلم اور (۴) مشائی یا فلاسفر۔

ان میں سے صوفی واشراقی، کشف وریاضتِ نفس اور قوتِ روحانی سے ادراکِ حقائق کرتے ہیں۔ اور متکلم و مشائی کی تحقیقات کا مدار عقل پر رہتا ہے۔ نیز صوفی و متکلم، نورِ نبوت سے دیکھتے اور سمجھتے ہیں۔ اور اشراقی ومشائی، اپنے ذاتی کشف و عقل پر اعتمادِ کلی رکھتے ہیں۔

اس سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ:

صوفی وہ صاف دل، پاک روح، روشن سر شخص ہے جو قال میں، حال میں، قلادۂ اتباع نبوت سے ممتاز اور مسند نشینی وراثت کشف وشہود سے سر فراز ہوتا ہے۔

Siddiqui Publications

الف ب

اور متکلم وہ روشن عقل شخص ہے جو دلائل عقلیہ کی سپر سے اعدائے دین و مذہب کے وار کو روکتا ہے اور براہین قاطعہ کی شمشیر خاراشگاف سے شبہات و شکوک دشمنانِ خدا اور سول کو چور نگ کرتا ہے۔

صوفی کا مقابلہ اشراقی سے ہے اور متکلم کا مشائی سے۔

صوفی و متکلم میں سے اگر کوئی قرآن مجید و حدیث شریف کے خلاف ایک لفظ بھی نکالے تو وہ حدود اسلام ہی سے خارج ہو جائے گا۔ پس صوفی، اشراقی ہو جائے گا اور متکلم، مشائی بن جائے گا۔

ہاں متکلمین و صوفیین میں باہم کبھی کبھی کسی آیت یا حدیث کی تفسیر و تاویل میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ ایسا اختلاف تو خود متکلمین میں بھی ہوتا ہی رہتا ہے۔ جس طرح ایک متکلم اپنے آپ کو معصوم نہیں سمجھتا اسی طرح ایک صوفی بھی اپنے آپ کو معصوم نہیں سمجھ سکتا۔ غیر معصوم کی عقل و کشف دونوں غیر قطعی ہیں، لہٰذا صوفی و متکلم میں سے کسی کو یہ مقدور نہیں کہ کسی اصلِ دین یا امرِ ثابت بوحیٔ الٰہی کا انکار کر سکے۔ کیوں کہ یہ حقیقتًا تصدیقِ نبی کا خلاف ہو گا۔ گویا کہ اس نے محمد رسول اللہ کا اقرار کیا ہی نہیں۔

واضح ہو کہ روزِ روشن میں آنکھ نہ آفتاب کو متحرک دیکھتی ہے، نہ سایۂ دیوار کو۔ مگر عقل سمجھتی ہے کہ آفتاب بھی متحرک ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سایۂ دیوار بھی۔ جس طرح سے حِس سے عقل کا مرتبہ اعلیٰ ہے اسی طرح عقل سے کشف و الہام ربّانی کا درجہ اعلیٰ و ارفع ہے۔ صوفی ان تمام مدارج کو طے کرلیتا ہے جن پر متکلم کی نظر ہے۔ لہٰذا صوفی کا متکلم ہونا ضروری ہے گو وہ چند اصطلاحات سے واقف نہ ہو، اور متکلم کا صوفی ہونا ضروری نہیں۔ قرآن و حدیث کی تصدیق دونوں کرتے ہیں مگر متکلم صرف عقل سے اور صوفی عقل و کشف سے۔

اب میں ایک اور مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ مجھے جہاں تک تجربہ ہے بالکل باطل مذہب چل ہی نہیں سکتا۔ کچھ نہ کچھ صحیح اصل رہتی ہے جس کی غلط فہمی سے خرابی

Siddiqui Publications

پیدا ہوتی ہے۔ میری رائے میں تکذیب کے عوض غلط فہمی دور کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ قائل کا طرزِ بیان ادیبانہ رہتا ہے اور سامع اس کو منطقی قواعد پر قائم کرنا چاہتا ہے۔ پس قائل کے قول کی تاویل کرلینے، مجازی معنٰی سے حقیقی معنٰی نکال لینے سے اختلاف دور ہو جاتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مقصد ہر ایک کا درست ہے، مگر دوسرے کے مقصد سے ناواقف۔ اکثر دوسروں کی تکذیب میں لوگوں کو لذت ملتی ہے۔ یہی خانہ خراب تمام فتنوں کی ماں ہے۔ ٹھنڈے دل سے سننے، دوسرے کی بات پر غور و فکر کرنے سے کوئی نہ کوئی سبیل نکل ہی آتی ہے۔ اسلام تمام مذاہب کی تصدیق کرنے، ان سے غلط فہمی دور کرنے کے لیے آیا ہے نہ کہ تکذیب کے لیے۔

ہمیشہ سے دین کی خدمت صوفیہ صافیہ ہی نے کی ہے۔ اور اب بھی کچھ کرسکتے ہیں تو صوفی ہی کرسکتے ہیں۔ آج کل دنیا مادّہ پرستی سے دل تنگ ہوگئی ہے۔ صوفیوں کو چاہیے کہ عملاً کچھ کام کرکے دکھائیں۔

فقیر نے برادرم مولوی حاجی محمد الیاس برنی صاحب فاروقی قادری (پروفیسر شعبۂ معاشیات، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد دکن) کے تقاضے سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھ دیا ہے۔ آپ اس کو چاہیں تصوف میں سمجھیں یا کلام و فلسفہ میں۔ مگر میں تو اس کتاب کا نام "حکمت اسلامیہ" رکھتا ہوں۔

خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے اس کتاب کو اور خود مجھ کو قبول فرمائے۔ اور اپنے دوسرے بندوں کو بھی اس سے فائدہ بخشے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاإِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ،وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۔

الفقیر

محمد عبدالقدیر صدیقی قادری

شعبۂ دینیات، کلیہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

شوال المکرم سنہ ۱۳۴۷ ہجری

علم کی فضیلت معلوم کی فضیلت سے ہوتی ہے

اور میرا معلوم سب سے اعلیٰ، سب سے افضل ہے

تو اس کے متعلق جو بھی علم ہو گا، وہ سب علوم سے اعلیٰ و افضل ہی ہو گا

میں کس کی ذات وصفات و اسماء و افعال سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں؟

اللہ کی

اللہ میرا محبوب ہے۔ اس کا ذکر مجھے مرغوب ہے

جو میرے دل و دماغ میں ہے وہ زبان و قلم سے نکلے گا

دوسروں کو لطف آئے نہ آئے مجھے تو لذت مل رہی ہے

کوئی اس کو دیکھے نہ دیکھے، میں خود اس کو بار بار دیکھوں گا اور اپنا سبق دہراؤں گا

الفقیر محمد عبد القدیر صدیقی حسرتؔ

(ماخوذ از المعارف)

Siddiqui Publications